# میمن عبدل کریم حاجی طیب

# بنام

# ڈپٹی کسٹوڈین جنرل، نئی دہلی اور دیگراں

(پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو، کے۔ سی۔ داس گپتا، جے۔ سی۔ شاہ اور این راجگو پالا آیانگر جے۔)

انخلا کی جائیداد- پاکستان ہجرت کرنے والے شخص کی طرف سے ہندوستانی کے پاس جمع کی گئی رقم- اس رقم کو انخلا کی جائیداد کے محافظ انتظامیہ ایکٹ، 1950 (1950 کا 31) میں ادا کرنے کی ذمہ داری میں ترمیم کی گئی دفعہ 48 (1956 کا ایکٹ نمبر 91)- حد بندی ایکٹ، 1908 (1908 کا 9)، آرٹیکل 60۔

85, 000 روپے جنوری 1946 میں اپیل کنندہ کے پاس اس کی بہن نے جمع کروائے تھے۔ اپیل کنندہ کی بہن کبھی کبھی جون سے اگست 1949 کے درمیان پاکستان ہجرت کر جاتی تھی۔ اسسٹنٹ کسٹڈین نے اپیل گزار سے کہا کہ وہ سیکشن کے تحت ڈپازٹ میں پڑی یہ رقم ادا کرے۔ 48 ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ، 1950۔ اپیل گزار نے استدعا کی کہ یہ رقم اس سے وصول نہیں کی جا سکی کیونکہ یہ رقم اسے قرض کے طور پر دی گئی تھی اور اس کی وصولی جنوری 1949 میں روک دی گئی تھی۔ اسسٹنٹ کسٹڈین نے اپیل کنندہ کی دلیل کو مسترد کر دیا اور اسے سیکشن کے تحت رقم ادا کرنے کی ہدایت کی۔ 48 ایکٹ کا، جیسا کہ اس وقت کھڑا تھا۔ اس فیصلے کی اپیل کے ساتھ ساتھ نظر ثانی میں بھی تصدیق کی گئی۔ پھر اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جسے سنگل جج نے مسترد کر دیا۔ لیٹرز پیٹنٹ اپیل پر ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ رقم سیکشن کے تحت وصولی کے قابل نہیں تھی۔ 48 قانون جیسا کہ متعلقہ وقت پر کھڑا تھا۔ یہ فیصلہ 9 دسمبر 1957 کو دیا گیا تھا۔ اس دوران، سیکشن۔ 2248 اکتوبر 1956 کو اس میں ترمیم کی گئی تھی۔ 22 جنوری 1958 کو اسسٹنٹ کسٹڈین کی طرف سے اپیل گزار کو مطالبہ کا ایک اور نوٹس جاری کیا گیا۔ اسسٹنٹ کسٹڈین نے دوبارہ رقم وصول کرنے کی ہدایت کی۔ اپیل کنندہ نے محافظ جنرل کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ کسٹڈین جنرل نے اپیل کی اجازت دی اور اپنی ہدایت کے مطابق کارروائی کو مزید تفتیش کے لیے ریمانڈ کر دیا۔ ریمانڈ کے بعد مزید ثبوت لیے گئے اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ زیر بحث رقم اپیل کنندہ کے ذریعے قابل ادائیگی تھی کیونکہ یہ ایک ڈپازٹ تھی اور تب بھی قابل وصولی تھی جب جائیداد محافظ کے پاس تھی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے کسٹڈین جنرل کے

سامنے اپیل کو ترجیح دی اور اس اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ پھر اپیل کنندہ نے خصوصی چھٹی کے لیے اس عدالت میں درخواست دی جسے منظور کر لیا گیا۔ اس لیے اپیل۔

منعقد: (1) ذیلی حصے۔ 1 اور ترمیم شدہ سیکشن کا 2۔ 48 ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ واضح طور پر طریقہ کار پر مبنی ہے اور ان تمام معاملات پر لاگو ہوگا جن کی 22 اکتوبر 1956 کے بعد اس کے مطابق تحقیقات کی جاتی ہے، حالانکہ اگر یہ دمطالبہ ترمیم شدہ سیکشن کو ایکٹ میں شامل کرنے سے پہلے سامنے آیا ہوگا۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ کسی قانون میں طریقہ کار کی ترامیم لاگو ہوتی ہیں، اس کے برعکس کسی چیز کی عدم موجودگی میں، ماضی سے متعلق اس معنی میں کہ وہ نافذ ہونے کی تاریخ کے بعد کے تمام اقدامات پر لاگو ہوتی ہیں حالانکہ اقدامات پہلے شروع ہو چکے ہوں گے یا دعوی جس پر کارروائی کی بنیاد ہوسکتی ہے وہ پچھلی تاریخ کا ہوسکتا ہے۔ موجودہ معاملے میں جب اسسٹنٹ کسٹڈین نے اپیل کنندہ کو جو نوٹس 22 جنوری 1958 کو نوٹس جاری کیا، جس میں اس سے رقم کا دعوی کیا گیا، تو وصولی کو ذیلی ایس ایس کے تحت نمٹا جا سکتا ہے۔ (1) اور (2) ترمیم شدہ سیکشن کا۔ 48, کیونکہ وہ محض طریقہ کار کی دفعات ہیں۔

(2) موجودہ معاملے میں جو جائیداد کسٹڈین کے پاس تھی وہ اپیل کنندہ کے پاس رکھی ہوئی اصل رقم نہیں تھی جسے اس کے ساتھ موجود جائیداد کے حوالے سے بینکر سمجھا جانا چاہیے؛ دوسری طرف جو جائیداد کسٹڈین کے پاس ہے وہ اپیل کنندہ کی بہن کا حق ہوگا کہ وہ اپیل کنندہ سے رقم وصول کرے اور یہ قابل عمل دعوے کی شکل میں غیر حقیقی جائیداد ہوگی۔

یہ اس قابل عمل دعوے کے سلسلے میں ہے کہ محافظ دفعہ کے تحت آگے بڑھ سکتا ہے۔ 48 ذیلی حصے۔ (1) اور (2)، اس جائیداد کے سلسلے میں اسے قابل ادائیگی رقم کی وصولی کے لیے، یعنی قابل عمل دعوی۔ محافظ دفعہ کے تحت کارروائی نہیں کر سکا۔ 9 جسمانی طور پر رقم کو ضبط کر کے کیونکہ اس رقم کو مخصوص جائیداد کے طور پر نہیں مانا جا سکتا جو اس سیکشن کے تحت ضبط کی جا سکتی ہے۔

(iii) چونکہ یہ رقم جمع تھی، اس لیے مطالبہ کی تاریخ سے ہی حد سب سے کم ہوگی اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کی بہن نے پاکستان ہجرت کرنے سے پہلے رقم کی واپسی کے لیے کوئی مطالبہ کیا تھا۔ لہذا، حد کی مدت اس تاریخ کو بھی چلنا شروع نہیں ہوئی تھی جب اپیل کنندہ کی بہن پاکستان ہجرت کر گئی تھی، یہ فرض کرتے ہوئے کہ 1908 کے حد بندی ایکٹ نمبر 9 کا آرٹیکل 60 لاگو ہوتا ہے۔ نتیجتاً اپیل کنندہ کی بہن کا حق کہ وہ محافظ کے پاس موجود رقم کی وصولی کرے اور جب وہ انخلا کرنے والی بن گئی تو اس وقت اسے حد سے روکا نہیں گیا تھا۔

**دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1963 کی سول اپیل نمبر 119۔**

اپیل نمبر 172-اے/ایس یو آر/1960 میں ڈپٹی کسٹوڈین جنرل، نئی دہلی کے 16 جنوری 1961 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم سی سیتلواد، عتیق رحمان اور کے ایل ہاتھی۔

جواب دہندگان کی طرف سے سی کے ڈیفٹری، اٹارنی جنرل، کے ایس چاولہ اور بی آر جی کے اچار۔

19 فروری 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وانچو، جے۔--- یہ ڈپٹی کسٹوڈین جنرل کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے، اور اس میں شامل سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ 85000 ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اس معاملے کے پیچھے ایک طویل تاریخ ہے جس کا تعین کرنا ضروری ہے تاکہ موجودہ اپیل میں اب متنازعہ نقطہ کو سمجھا جا سکے۔ زیر بحث رقم اپیل کنندہ کے پاس اس کی بہن نے جنوری 1946 میں جمع کرائی تھی۔ جمع کی گئی کل 0 90,00 /تھی-۔ لیکن اپیل کنندہ کی بہن نے روپے واپس لے لیے۔ 000 ,5 /-۔ اس کے نتیجے میں کہ روپے کا بقایا۔ 85, 000 /- اپیل کنندہ کے پاس جمع رہے۔ اپیل کنندہ کی بہن اس کے بعد شلی گیے۔ جون سے اگست 1949 کے درمیان پاکستان ہجرت کر جاتی ہے۔ کچھ عرصے بعد، اسسٹنٹ کسٹوڈین جنرل نے اپیل کنندہ سے کہا کہ وہ سیکشن 48 کے تحت ڈپازٹ میں پڑی یہ رقم ادا کرے۔ 48 ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ، نمبر۔ 1950 کا XXXI، (اس کے بعد ایکٹ کہا جاے گا)۔ اپیل گزار نے اس معاملے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ یہ رقم اسے قرض کے طور پر دی گئی تھی اور اس کی وصولی جنوری 1949 میں اس کی بہن کے پاکستان ہجرت کرنے سے بہت پہلے روک دی گئی تھی، اور اس وجہ سے اس سے رقم وصول نہیں کی جا سکی۔ تاہم اسسٹنٹ کسٹڈ ئین نے سیکشن کے تحت اراضی کے محصولات کے بقایا جات کے طور پر رقم کی وصولی کی ہدایت کی۔ 48 ایکٹ کا، جیسا کہ اس وقت کھڑا تھا۔ یہ معاملہ محافظ، سوراشٹر کے سامنے اپیل میں لیا گیا تھا، لیکن اپیل ناکام رہی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نظر ثانی کے لیے کسٹڈین جنرل کے پاس گیا، اور اس کا وژن بھی ناکام ہو گیا۔ اس کے بعد 1955 میں سوراشٹر ہائی کورٹ کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے ایک رٹ پٹیشن دائر کی گئی۔ رٹ پٹیشن کو ایک معروفاطل جج نے مسترد کر دیا تھا؛ لیکن لیٹرز پیٹنٹ اپیل پر اپیل کنندہ کامیاب ہو گیا، ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ رقم سیکشن کے تحت وصولی کے قابل نہیں تھی۔ 48 قانون جیسا کہ متعلقہ وقت پر کھڑا تھا۔ یہ فیصلہ 9 دسمبر 1957 کو دیا گیا تھا۔ اس دوران، سیکشن 48۔ 22 اکتوبر 1956 کو ترمیم کی گئی تھی۔ اور ہم مقررہ وقت پر اس ترمیم کا حوالہ دیں گے۔

ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کے کامیاب ہونے کے بعد، 22 جنوری 1958 کو اسسٹنٹ کسٹوڈین کی طرف سے اس پر ڈیمانڈ کا ایک اور نوٹس جاری کیا گیا، اور اپیل کنندہ کے اعتراضات سننے کے بعد، اسسٹنٹ کسٹوڈین نے دوبارہ رقم وصول کرنے کی ہدایت کی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے اس معاملے کو کسٹڈین جنرل کے پاس اپیل میں لے لیا۔ کسٹڈین جنرل نے اگست 1958 میں اپیل کی اجازت دی اور اپنی ہدایت کے مطابق کارروائی کو مزید تفتیش کے لیے ریمانڈ کر دیا۔ اس کے بعد محافظ جنرل نے اس حصے کا انعقاد کیا۔ 48 جیسا کہ ترمیم شدہ نئی کارروائی پر لاگو ہوتا ہے جو جنوری 1958 میں اسسٹنٹ کسٹوڈین کے جاری کردہ نوٹس پر شروع ہوئی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ رقم ترمیم شدہ سیکشن کے تحت وصولی کے قابل ہے۔ 48 بشرطیکہ یہ اس تاریخ کو انخلا کرنے والے کی وجہ سے تھا جس تاریخ کو انخلا کرنے والے کی جائیداد محافظ کے پاس تھی۔ اس لیے اس کی رائے تھی کہ اس بات کا تعین کرنا ہوگا کہ اپیل کنندہ کی بہن کب ہجرت کر گئی اور کیا یہ رقم اس کی ہجرت کی تاریخ پر اس کی واجب الادا تھی اور اس تاریخ کو حدود کے قانون کے ذریعے اس پر پابندی نہیں تھی۔ وہ مزید تھا (رائے یہ ہے کہ یہ سوال کہ آیا لین دین قرض کی رقم ہے یا جمع کی رقم کا تعین کرنا تھا کیونکہ ان دو قسم کے لین دین کے حصے کے لیے مختلف

مدت کی حدود تھیں۔ اس لیے انھوں نے اپنی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق حقائق تلاش کرنے کے بعد معاملے کو نمٹانے کے لیے ریمانڈ کر دیا۔ ریمانڈ کے بعد مزید ثبوت لیے گئے اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ زیر بحث رقم اپیل کنندہ کے ذریعے قابل ادائیگی تھی کیونکہ یہ ایک ڈپازٹ تھی اور تب بھی قابل وصولی تھی جب جائیداد محافظ کے پاس تھی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ دوبارہ کسٹڈین جنرل کے پاس اپیل میں گیا اور اس اپیل کو 6 فروری 1961 کو مسترد کر دیا گیا۔ پھر اپیل کنندہ نے خصوصی چھٹی کے لیے اس عدالت میں درخواست دی جسے منظور کر لیا گیا؛ اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے ہمارے سامنے دو سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ آیا ترمیم شدہ سیکشن۔48 موجودہ معاملے پر لاگو کیا جا سکتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ آیا نگران کے دعوے کو اس بنیاد پر بھی روک دیا گیا ہے کہ آیا اپیل کنندہ اور اس کی بہن کے درمیان لین دین ڈپازٹ ہے نہ کہ قرض۔

ترمیم شدہ سیکشن 48۔22۔ اکتوبر 1956 سے 1956 کے ایکٹ نمبر 91 کے ذریعے ایکٹ میں آیا اور مندرجہ ذیل طریقے سے چلتا ہے:--

.48 "زمینی محصول کے بقایا جات کے طور پر کچھ رقوم کی وصولی:-(1) کسی بھی معاہدے، ایکسپریس یا مضمر، لیز یا دیگر دستاویز یا دوسری صورت میں جو بھی ہو، کے تحت حکومت یا کسٹڈین کو کسی بھی انخلا شدہ جائیداد کے سلسلے میں قابل ادائیگی کوئی بھی رقم اسی انداز میں وصول کی جا سکتی ہے جس طرح زمینی محصول کی بقایا رقم وصول کی جاتی ہے۔

(2) اگر کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ذیلی دفعہ (1) کے معنی میں حکومت یا محافظ کو رقم قابل ادائیگی ہے، تو محافظ، ایسی تفتیش کرنے کے بعد جسے وہ مناسب سمجھے، اور اس شخص کو جس کے ذریعے رقم مبینہ طور پر قابل ادائیگی بتائی جاتی ہے، سماعت کا موقع دینے کے بعد، سوال کا فیصلہ کرے گا؛ اور محافظ کا فیصلہ، اس ایکٹ کے تحت کسی اپیل یا نظر ثانی کے تابع، حتمی ہوگا اور کسی عدالت یا دیگر اتھارٹی کے ذریعے اس پر سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔ (3) اس سیکشن کے مقصد کے لیے، ایک رقم کسٹڈین کو قابل ادائیگی سمجھی جائے گی جو اس بات پر منحصر نہ ہو کہ اس کی وصولی انڈین لمیٹیشن ایکٹ، 1908 (1908 کا 9)، یا کارروائی کی حد سے متعلق فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے ذریعے ممنوع ہے۔

"یہ دیکھا جائے گا کہ یہ بنیادی طور پر ایک طریقہ کار کا حصہ ہے جو پہلے والے حصے کو دوبارہ رکھتا ہے۔ 48 اور یہ بتاتا ہے کہ حکومت یا محافظ کو ادا کی جانے والی رقوم زمین کے محصولات کے بقایا جات کے طور پر وہاں وصول کی جا سکتی ہیں۔ سیکشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہاں کوئی تنازعہ ہے کہ آیا کوئی رقم محافظ یا حکومت کو ادا کرنے کے قابل ہے یا نہیں، تو محافظ کو اس معاملے کی تحقیقات کرنی ہوگی اور تنازعہ اٹھانے والے شخص کو سماعت کا موقع دینا ہوگا اور اس کے بعد سوال کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ مزید برآں، یہ سیکشن قانون کے تحت کسی بھی اپیل یا نظر ثانی کے تابع کسٹوڈین کا حتمی فیصلہ کرتا ہے اور کسی بھی عدالت یا کسی دوسرے اتھارٹی کے ذریعہ سوال کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے۔ آخر میں سیکشن کا مؤقف ہے کہ رقم کو محافظ کو قابل ادائیگی سمجھا جائے گا اس کے باوجود کہ اس کی وصولی انڈین لمیٹیشن ایکٹ یا کارروائی کی حد سے متعلق فی

الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے ذریعہ ممنوع ہے۔ ذیلی دفعات (1) اور (2) واضح طور پر طریقہ کار پر مبنی ہیں اور ان تمام معاملات پر لاگو ہوں گے جن کی 22 اکتوبر 1956 کے بعد اس کے مطابق تحقیقات کی جاتی ہے، حالانکہ یہ دعوی ترمیم شدہ سیکشن کو ایکٹ میں شامل کرنے سے پہلے سامنے آیا ہوگا۔ یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ کسی قانون میں طریقہ کار کی ترامیم، اس کے برعکس کسی چیز کی عدم موجودگی میں، ماضی سے متعلق اس معنی میں لاگو ہوتی ہیں کہ وہ نافذ ہونے کی تاریخ کے بعد کے تمام اقدامات پر لاگو ہوتی ہیں حالانکہ اقدامات پہلے شروع ہو چکے ہوں گے یا دعوی جس پر کارروائی کی بنیاد ہوسکتی ہے وہ پچھلی تاریخ کا ہوسکتا ہے۔ لہذا، جب اسسٹنٹ کسٹڈین نے 22 جنوری 1958 کو اپیل کنندہ کو نوٹس جاری کیا جس میں اس سے رقم کا دعوی کیا گیا تھا، تو وصولی کو ذیلی دفعات کے تحت نمٹا جاسکتا تھا۔ (1) اور (2) ترمیم شدہ سیکشن کا۔ 48, کیونکہ وہ محض طریقہ کار کی دفعات ہیں۔ لیکن اپیل کنندہ کی جانب سے یہ استدعا کی جاتی ہے کہ ذیلی ایس۔ (1) شرائط میں موجودہ معاملے پر لاگو نہیں ہوتا ہے، اور اگر ایسا ہے تو، ذیلی۔ شیکشن۔ (2) اس کا اطلاق بھی نہیں ہوگا۔ دلیل یہ ہے کہ سب۔ شکشین کے تحت۔ (1) یہ صرف حکومت یا کسٹڈین کو کسی بھی انخلا شدہ جائیداد کے سلسلے میں قابل ادائیگی رقم ہے جو زمینی محصول کے بقایا جات کے طور پر وصول کی جاسکتی ہے۔ لہذا، دلیل چلتی ہے، زذیلی شق کے تحت خود انخلا کی جائیداد کو بازیافت نہیں کیا جاسکتا۔ (1) , اس ذیلی دفعہ کے لیے صرف کسی بھی انخلا شدہ جائیداد کے سلسلے میں قابل ادائیگی رقم کی وصولی کا حق ہے۔ اس سلسلے میں سیکشن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ 9 ایکٹ، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی بے شخص جایداد مہاجر دخل ہونے والی جائیداد کا قبضہ رکھنے والا شخص محافظ کے حوالے کرنے کے مطالبے پر انکار کرتا ہے یا ناکام ہوجاتا ہے، تو محافظ ایسی طاقت کا استعمال کرسکتا ہے یا اس کا استعمال کرسکتا ہے جو اس طرح کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے ضروری ہو اور اس مقصد کے لیے، کسی بھی عورت کو معقول انتباہ اور سہولت دینے کے بعد جو عوام میں ظاہر نہیں ہوتی ہے، کسی بھی تالا، بولٹ یا کسی دروازے کو ہٹانے یا توڑنے یا مذکورہ مقصد کے لیے کوئی اور ضروری کام کرسکتی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ محافظ اس سیکشن کے تحت صرف انخلا شدہ جائیداد کی بازیابی کے لیے کارروائی کرسکتا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ یہ دلیل غلط فہمی پر مبنی ہے۔ دفعہ 9 غیر منقولہ جائیداد یا مخصوص متحرک جائیداد کی بازیابی سے متعلق ہے، جسے جسمانی طور پر ضبط کیا جاسکتا ہے۔ یہ غیر حقیقی انخلا کرنے والی جائیداد سے متعلق نہیں ہے جو محافظ کے پاس ہوسکتی ہے اور جو، مثال کے طور پر، قابل عمل دعوے کی نوعیت کی ہوسکتی ہے۔ "جہاں تک قابل عمل دعووں کا تعلق ہے، ان سے ضمنی طور پر نمٹا جاتا ہے۔ شیکشن 48 جیسا کہ ترمیم شدہ سیکشن کے ساتھ پڑھیں۔ 10 (2)(ا)۔ یہ سوچنا بھی ایک غلط فہمی ہے کہ روپے کی رقم۔ 000 ,85 /- جو اس معاملے میں ملوث ہے دراصل انخلا کی جائیداد ہے۔ یہ سچ ہے کہ سیکشن 48 کے تحت۔ 48 جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے، محافظ ایسی رقوم کی وصولی کے لیے کارروائی کرسکتا ہے جو کسی بھی انخلا شدہ جائیداد کے سلسلے میں واجب الادا ہو اور اگر رقم۔ 000 ,85 /- ہو جو اپیل کنندہ کے پاس جمع کیا گیا تھا دراصل انخلا کی جائیداد ہے، محافظ دفعہ کے تحت کارروائی کرنے کے قابل نہیں ہوسکتا ہے۔ 48(1) اور (2) اسی کے حوالے سے۔ لیکن وہ جائیداد جو محافظ کے پاس ہوتی ہے وہ اپیل کنندہ کے پاس رکھی ہوئی اصل رقم نہیں تھی جسے اس کے ساتھ موجود جائیداد کے حوالے سے بینکر کے طور پر سمجھا جانا چاہیے؛ دوسری طرف جو جائیداد محافظ کے پاس ہوتی ہے وہ اپیل کنندہ کی بہن کا حق ہوگا کہ وہ اپیل کنندہ سے رقم وصول کرے اور یہ قابل عمل دعوے کی شکل

میں غیر حقیقی جائیداد ہوگی۔ یہ اس قابل عمل دعوے کے سلسلے میں ہے کہ محافظ دفعہ کے تحت آگے بڑھ سکتا ہے۔ ,48 سب-ایس ایس۔(1) اور (2)، اس جائیداد کے سلسلے میں اسے قابل ادائیگی رقم کی وصولی کے لیے، یعنی کارروائی کے قابل دعوی۔ اپیل کنندہ کی دلیل کہ سیکشن۔ 48(1) اس رقم کی وصولی پر لاگو نہیں ہوگا لہذا اسے ناکام ہونا چاہیے اور محافظ کو اس رقم کی وصولی کا حق حاصل ہوگا کیونکہ یہ اپیل کنندہ کی بہن کی انخلا کی جائیداد کے سلسلے میں قابل ادائیگی ہے، یعنی وہ حق جو اسے اپیل کنندہ سے رقم وصول کرنا تھی، اور یہ وہ حق ہے جو محافظ کے پاس ہے۔ محافظ دفعہ کے تحت کارروائی نہیں کرسکا۔ 9 ظاہری طور پر رقم کو ضبط کر کے کیونکہ اس رقم کو مخصوص جائیداد کے طور پر نہیں مانا جاسکتا جو اس سیکشن کے تحت ضبط کی جاسکتی ہے۔ اگر اپیل کنندہ کی بہن کو اپیل کنندہ سے یہ رقم وصول کرنے کا حق حاصل ہے تو وہ حق غیر حقیقی ملکیت ہوگی جو محافظ کے پاس ہوگی اور اس سلسلے میں دفعہ کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ 48 جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے اور سیکشن کے تحت نہیں۔ 9 ایکٹ سے۔ اس سیکشن میں اپیل کنندہ کی دلیل۔ ,48(1) اور (2) اس معاملے پر لاگو نہیں ہونا اس لیے ناکام ہونا چاہیے۔

اگلی دلیل یہ ہے کہ کسی بھی صورت میں رقم کو ڈپازٹ مانتے ہوئے اس کی وصولی کا حق ممنوع ہو گیا تھا اور اس لیے محافظ اس سیکشن اور اس ذیلی سیکشن کے تحت اس کی وصولی نہیں کرسکتا تھا۔ (3) سیکشن۔ 48 اس کا اطلاق نہیں ہوگا کیونکہ یہ ذاتی حقوق کو متاثر کرتا ہے اور اس کی نوعیت طریقہ کار پر مبنی نہیں ہے اور اس لیے اس کا اطلاق ماضی سے نہیں کیا جاسکتا۔ اس سلسلے میں کچھ تاریخیں متعلقہ ہوں گی۔ متعلقہ حکام کے نتائج پر، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جمع جنوری 1946 میں کسی وقت کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کی بہن کبھی جون سے اگست 1949 کے درمیان ہجرت کرتی تھی۔ متعلقہ وقت پر اس علاقے میں نافذ قانون کے مطابق، اپیل کنندہ کی بہن کی نقل مکانی کی تاریخ کو، وہ ایک انخلا کار بن گئی اور اس تاریخ کو اس کی جائیداد محافظ کے پاس ہوگی۔ لہذا اپیل کنندہ سے اس رقم کی وصولی کا اس کا حق جون سے اگست 1949 کے درمیان کسی وقت محافظ کے پاس ہوگا، اگر وہ اب بھی حدود کے قانون کے تحت زندہ تھا، یہاں تک کہ اس سوال کے علاوہ کہ ایسے معاملات میں صرف علاج ہی روک دیا گیا ہے حالانکہ حق باقی ہے۔ مزید یہ کہ چونکہ یہ ایک ڈپازٹ تھا، مطالبہ کی تاریخ سے ہی حد بندی چلتی اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کی بہن نے پاکستان ہجرت کرنے سے پہلے رقم کی واپسی کے لیے کوئی مطالبہ کیا تھا۔ لہذا، حد کی مدت اس تاریخ کو بھی چلنا شروع نہیں ہوئی تھی جس تاریخ کو اپیل کنندہ کی بہن نے پاکستان ہجرت کی تھی۔ 60 لمیٹیشن ایکٹ، نمبر 9 آف 1908 کا اطلاق ہوا۔ نتیجتاً اپیل کنندہ کی بہن کا حق کہ وہ محافظ کے پاس موجود رقم کی وصولی کرے اور جب وہ انخلا کرنے والی بن گئی تو اس وقت اسے حد سے روکا نہیں گیا تھا۔ یہ مطالبہ پہلی بار 10 جنوری 1952 کو اسسٹنٹ کسٹوڈین نے کیا تھا اور وقت اس تاریخ سے جلد از جلد چلے گا۔

پھر اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ اگرچہ قابل عمل دعوی محافظ کے پاس ہے، اس معاملے میں مطالبہ پہلی بار 10 جنوری 1952 کو کیا گیا تھا، اور اس لیے آرٹیکل کے تحت۔ 60 حد بندی قانون کے تحت، رقم کی وصولی کے حق کو جنوری 1955 میں روک دیا جائے گا، اور اس کے نتیجے میں دفعہ 48 کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی تھی۔ جنوری 1955 کے بعد اس کی بازیابی کے لیے۔ مزید زور دیا جاتا ہے کہ ترمیم

شدہ ایکٹ 22 اکتوبر 1956 اور ذیلی دفعہ کو نافذ ہوا۔(3) یہ صرف ایسے معاملات پر لاگو ہوگا جہاں حد اس تاریخ سے پہلے ختم نہیں ہوئی تھی۔ہم موجودہ اپیل کے مقاصد کے لیے ذیلی دفعات کے اثر کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔(3) سیکشن۔ ,48 کیونکہ اپیل کنندہ نے متعلقہ حکام کے سامنے کبھی مقابلہ نہیں کیا کہ دفعہ کے تحت وصولی نہیں کی جاسکتی۔دفعہ 48 یہاں تک کہ اگر رقم کو جمع کے طور پر مانا گیا ہو۔اپیل کنندہ نے متعلقہ حکام کے سامنے جو دعوی کیا تھا وہ یہ تھا کہ وصولی کو روک دیا جائے گا کیونکہ یہ رقم اسے قرض کے طور پر دی گئی تھی۔لہذا اپیل کنندہ اب اس عدالت میں پہلی بار یہ عرضی نہیں لے سکتا کہ دفعہ کے تحت وصولی نہیں کی جاسکتی۔دفعہ 48 اور ذیلی سیکشن۔(3) اس کا اطلاق اس صورت میں بھی نہیں ہوگا اگر رقم کو جمع کے طور پر مانا جائے۔اس طرح اس عدالت میں پہلی بار اٹھایا گیا یہ تنازعہ ذیلی دفعات کے اثرات کے بارے میں سوال اٹھاتا ہے۔(3) سیکشن۔دفعہ .48 سیکشن کے اثر کے علاوہ۔دفعہ 48(3) , مدعا علیہ کے لیے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اگر یہ سوال مناسب حکام کے سامنے اٹھایا گیا ہوتا تو ثبوت سے یہ ظاہر ہوتا کہ وصولی کو روکا نہیں گیا تھا، کیونکہ مقدمہ اس مفروضے پر آگے بڑھا کہ حد بندی قانون کے آرٹیکل 60 کا اطلاق ہوتا ہے اور مناسب دفاع اٹھایا جاسکتا تھا، مثال کے طور پر وہ شرائط جن پر ڈپازٹ کیا گیا تھا یعنی چاہے مطالبہ پر ہو یا دیگر دانشمندانہ اور اپیل گزار کی طرف سے ذمہ داری کا اعتراف۔اس طرح کے دفاع سے حقائق پر سوالات اٹھتے جن کی کبھی تحقیقات نہیں کی گئی۔لہذا یہ گزارش کی جاتی ہے کہ اپیل کنندہ کو یہ بات اٹھانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے کہ وصولی کو روک دیا جائے گا چاہے اس رقم کو ڈپازٹ کے طور پر سمجھا جائے اور اسے اس کے معاملے تک محدود رکھا جانا چاہیے کہ یہ قرض تھا نہ کہ ڈپازٹ، کیونکہ اس نے کبھی بھی متعلقہ حکام کے سامنے استدعا نہیں کی کہ اگر یہ ڈپازٹ بھی ہو تو وصولی کو وقت کے ساتھ روک دیا جائے گا۔ہماری رائے ہے کہ جواب دہندگان کی جانب سے اس تنازعہ میں طاقت ہے اور ہم اپیل کنندہ کو یہ سوال اٹھانے کی اجازت دینے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ آیا وصولی کو روک دیا جائے گا چاہے رقم کو جمع کے طور پر سمجھا جائے۔معاملے کے اس نقطہ نظر میں، اس کے صحیح اثرات پر غور کرنا ضروری نہیں ہوگا۔دفعہ 48(3) اور یہ فیصلہ کرنا کہ آیا یہ ان معاملات پر بھی لاگو ہوگا جہاں 22 اکتوبر 1956 سے پہلے حد بندی قانون کے تحت وصولی روک دی گئی تھی۔لہذا ہم اپیل کنندہ کو یہ بات اٹھانے کی اجازت نہیں دیتے کہ وصولی کو روک دیا جائے گا چاہے رقم جمع ہی کیوں نہ ہو۔

اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور ہرجانہ کے ساتھ اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل، مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document